مختلف حیثیتوں سے انہوں نے علم حدیث وآثار کوفروغ بخشا۔علمائے رجال لکھتے ہیں کہ امام دارمی نے اپنے وطن سمرقند میں حدیث وسنت کا بول بالا کر کے لوگوں کو اس کی جانب مائل اور مخالفین حدیث کا قلمع قمع کر دیا۔فقہی مسلک میں وہ کسی امام کے مذہب سے وابستہ نہ تھے بلکہ اپنے اجتہاد اور تفقہ کے مطابق حدیث وقرآن کی پیروی کرتے تھے۔امام دارمی صاحب تصانیف تھے،حدیث میں ان کی سنن دارمی مشہور ومعروف کتاب ہے۔صحاح ستہ کے بعد حدیث کی جو کتابیں سب سے زیادہ اہم اور مستند تسلیم کی جاتی ہیں،ان میں سنن دارمی بھی شامل ہے۔شاہ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں: کتاب او از احسن کتب حدیث است

اس کی اس اہمیت کی بنا پر محدثین اور علمائے فن نے اس کی حدیثوں کو قابل احتجاج اور لائق استدلال خیال کیا ہے۔امام دارمی نے ۷۵ برس کی عمر میں ۸ ذی الحجہ ۲۵۵ھ میں اپنے وطن سمرقند میں رحلت فرمائی۔امام بخاری کو جب امام دارمی کی وفات کی اطلاع ملی تو فرط غم سے سر جھکا کر انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور یہ شعر پڑھا۔

ترجمہ: ''اگر تو زندہ ہوتا تو احباب کی مفارقت کے صدمے برداشت کرتا،تیرا صفحۂ ہستی سے معدوم ہونا سب سے زیادہ دردناک سانحہ ہے۔''

تلامذہ: امام بخاری کے تلامذہ اور مستفیدین کا حلقہ بہت وسیع ہے۔فربری فرماتے ہیں کہ امام صاحب سے براہ راست ۹۰ ہزار آدمیوں نے جامع صحیح بخاری کو سنا تھا۔

ان کے تلامذہ میں بڑے بڑے محدثین اور علمائے اسلام شامل ہیں مثلاً: امام مسلم بن حجاج (۲۶۱ھ)، امام ابوعیسیٰ ترمذی (۲۷۹ھ) امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب نسائی (۳۰۳ھ)، امام محمد بن یوسف فربری (۳۲۰ھ)، امام صالح بن محمد برزہ (۲۹۳ھ)، امام محمد بن نصر مروزی (۲۹۴ھ)، امام ابو حاتم رازی (۲۷۷ھ)، امام ابراہیم الحربی (۲۸۵ھ)، امام ابوبکر بن ابی عاصم الحافظ الکبیر (۲۸۷ھ)، شیخ الاسلام امام ابوبکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ (۳۱۱ھ) اور امام ابوعبداللہ حسین بن سہیل المحاملی (۳۳۰ھ)

مولانا محمود الحسن غفنفر ومولانا مسعود الحسن کو صدمہ

مورخہ 20 اگست بروز ہفتہ مولانا محمود الحسن غفنفر رئیس جامعہ محمدیہ چھپڑ بازار چکوال اور مولانا مسعود الحسن کی والدہ محترمہ طویل علالت کے بعد وفات پاگئیں۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند اور دیندار خاتون تھیں۔مرحومہ کی نماز جنازہ ان کے آبائی گاؤں میں مولانا محمود الحسن غفنفر نے پڑھائی۔